# حقیقی کامیابی..... فوز عظیماً

پروفیسر نثار محمد*

*Abstract*

*In this world everyone either poor, rich, elder, child, man and woman wants to be successful. And Allah subhana wa tahala also want humanity become successful forever. But what is the means of success is different for everyone We need to understand that word success means to be successful not only one time but to be remain on this path and never to be unsuccessful. And in Islam the world success is nothing but to be a good human follow the right path and being consistent on the right path is real success.*

کامیابی کے لیے عربی میں لفظ " فــو ز "استعمال ہوا ہے اور انگلش میں "success" استعمال ہوتا ہے۔ اس سے جو معنی لیے جاتے ہیں قریباًایک طرح کے ہیں کہ کوئی چیز جس مقصد اور جس کام کے لیے بنائی جائے اس سے وہ کام پورا ہو سکے۔ مثلاً بارش اور دھوپ سے بچنے کے لیے چھتری کے استعمال سے بارش اور دھوپ سے حفاظت ہورہی ہے تو یہ عمل کامیاب ورنہ ناکام۔ اور گرمی کی تپش سے بچنے کے لیے پنکھے اور اے سی کے استعمال سے حفاظت ہو رہی ہے تو کامیاب ورنہ عمل بے کار ہے۔ اور گرمی سے حفاظت کے لیے "اے سی" کا استعمال کامیابی کیاہے اور اس کی حقیقت کیا ہے اس کو سمجھنے کے لیے ہی یہ مختصر سی تحریر پیش خدمت ہے :-

انسان چوں کہ دنیا میں رہتاہے اس لیے اس کی سوچوں کا دائرہ بھی دنیاوی اسباب و علل تک محدود ہے۔ اس معاشرہ میں رہنے والے والدین اپنے بچوں کو کامیاب دیکھنے کے لیے ہر قسم کی قربانیاں دیتے ہیں حتیٰ کہ اپنی پوری زندگی داو پر لگا کر اپنے بچوں کو کامیابی کی منزلیں طے کرتے ہوئے دیکھنا چاہتے ہیں ان کی نگاہ میں بچہ اچھے ماحول میں پلے بڑھے اور اچھے سکول کالج میں تعلیم حاصل کرے اور پھر تعلیم حاصل کرنے کے بعد اپنی ڈگریوں کے بل بوتے پر کسی اچھے سے ادارے میں بڑے عہدے پر فائز ہو جائے اور پھر اس کی کسی اونچے خاندان میں شادی ہو جائے۔ ان کی خواہش کے مطابق بچے کے پاس اعلیٰ قسم کی گاڑی ہو اور رہایش کے لیے بہترین قسم کابنگلہ ہو۔ بس وہ کامیاب ہو گیا اب اسے کسی پریشانی کی ہوا تک نہیں لگے گی۔

اگر گھر میں بیٹی ہے تو اس کے والدین کی سوچ کا دائرۂ کا ر اس طرح ہے کہ بیٹی کو زیادہ سے زیادہ تعلیم دلائی جائے تاکہ کل کلاں اسے کسی کا محتاج نہ ہونا پڑے۔ اچھے پڑھے لکھے خاندان میں ڈاکٹر، انجینئر یا بڑے کاروباری لڑکے سے شادی کر دی جائے بیٹی خوشحل زندگی گزارے گی۔

یہ تو سوچ ہے والدین کی اپنی اولاد کو کامیاب کرنے کی.....اب اولاد کی سوچ اپنے آپ کو کامیاب کرنے کی، بچہ سوچتا ہے کہ مجھے صبح سے شام تک کوئی نہ پوچھے کوئی روک ٹوک نہ ہو آزادی کے ساتھ جتنا جی چاہے سوتا رہوں مرضیسے اٹھوں اور مرضیکا ناشتہ تیار ملے کنگھی پٹی کر کے دوستوں میں چلا جاؤں خوب جی بھر کر سارا دن کھیلتا رہوں جب تھک جاؤں گھر لوٹنے پر مرضیکا کھانا تیار ملے کوئی روک ٹوک نہ ہو تو میں کامیاب ہو گیا۔

باطل طاقتو ں کی سوچ کہ کامیاب کیسے ہو سکتے ہیں :-زیادہ سے زیادہ فوج اکٹھی کی جائے زیادہ سے زیادہ اسلحہ اکٹھا کیا جائے اور قوت و طاقت کے بل بوتے پر یقین رکھ کر میدان میں نکلا جائے تو کوئی بات نہیں کامیاب نہ ہو جائیں۔

اسی طرح بہت سے لوگ کہتے اور سوچتے ہیں کہ زیادہ سے زیادہ دولت اکٹھی کی جائے مال اکٹھا کیا جائے زیادہ جایدادیں بنائی جائیں مکان بنائے جائیں اسی میں کامیابی کا راز ہے حال آں کہ یہ کوئی کامیابی نہیں بل کہ کامیابی سے کوسوں دور ہے۔

اگر ذرا سا غور کیا جائے تو حقیقت تک رسائی ہو سکتی ہے

---

* لیکچرر، الحمد اسلامک یونی ورسٹیاسلام آباد

**پہلا نقطہ :**-ان تمام محنتو ں کے ساتھ( ایک اٹل حقیقت ہے کہ)اللہ جل شانہ کی مرضیاور امر شاملِ حال ہوگا تو اعلیٰ تعلیم حاصل کرے گا باعزت عہدہ ملے گا شریف خاندان میں شادی ہو گئی گاڑی اور بنگلہ بنے گا ورنہ مشکل ہی نہیں ناممکن ہے بل کہ بہت سے لوگ سڑکو ں پر بھیک مانگتے نظر آتے ہیں۔ وہ کوئی دوسری مخلو ق نہیں بل کہ ہماری ہی جنس سے اور ہمارے ہی معاشرے سے تعلق رکھتے ہیں۔

دوسرا نقطہ :-جس بچے کی خاطر اتنی قربانیاں دیں سب کچھ لٹایا جب تعلیم کے آخری سٹیج پر پہنچا تو اسی بچے کا ایکسیڈنٹ ہو گیا اس طرح کے ہزاروں واقعات ہماری آنکھو ں کے سامنے رونما ہوتے رہتے ہیں یا پھر وہ بچہ غلط سوسائٹی کی وجہ سے (اللہ ہماری حفاظت کرے )چور، ڈاکو یا کسی دوسرے برے فعل میں مبتلا ہو گیا تو کہاں سے کامیابی کو لائیں گے۔

**تیسرا نقطہ:**-یہ سب سوچیں، محنت و تگ و دو تو موت تک ہے اگر یہ سب کچھ ہماری مرضی کے مطابق ہو بھی جائے پھر بھی موت توبہ ہرحال آنی ہے اس کو تو نہ ہی کوئی روک سکتا اور نہ روکنے کا سوچ سکتا ہے :

كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ ○

ہر جی کو موت کا ذائقہ چکھنا ہے۔[1]

پھر یہ سب کچھ تو موت پر ختم ہوگیا یہ کیسی کامیابی تھی جو ادھوری رہ گئی دائمی کامیابی تو نہ ہوئی اس کے خلاف اگر بچے کو اللہ کی پہچان اس کے حکموں کی تعمیل کی مشق کروائی جاتی اور اسے اعمال کے مطابق زندگی گزارنے پر مجبور کیا جاتاعادی بنایا جاتا تو کم از کم مرنے کے بعد بھی امید کی جاتی کہ قبر میں اس کا استقبال ہوگا اور مختلف قسم کے انعامات سے نوازا جاتا، کاش یہ سب ہمیں سمجھ میں آ جائے۔

کامیابی کے بارے میں قرآن و حدیث کیا کہتے ہیں :-کامیابی کے لیے عربی زبان میں لفظ" فوز "استعمال کیا ہے اور دوسرا لفظ "فلاح" استعمال ہوا ہے۔

فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَأُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ وما الحيوٰة الدنيا الا غرور ط [2]

پس جس کسی کو دوزخ سے دور ہٹا لیا گیااور جنت میں داخل کر دیا گیاوہ صحیح معنی میں کامیاب ہو گیا اور دنیا کی زندگی تو دھوکے کے سامان کے سوا کچھ نہیں۔

اس آیت مبارکہ میں واضح طور پر بتا دیا گیا ہے کہ دنیاوی مال و متاع سے کامیابی کا کوئی تعلق نہیں :

و من يطع الله و رسوله فقد فاز فوزا عظيما ○

اور جو شخص اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرے اس نے وہ کامیابی حاصل کر لی جو زبردست کامیابی ہے۔[3]

والذين يؤمنون بما انزل اليک وما انزل من قبلک وبالأخرة هم يو قنون ○اولٰئک علٰی هدامن ربهم و اولٰئک هم المفلحون ○

اور جو ایمان لائے اس پر جو نازل ہوا تم پر جو تم سے پہلے نازل ہوا اور آخرت پر وہ ایمان رکھتے ہیں یہی لوگ اپنے رب کی طرف سے ہدایت پر ہیں اور یہی لوگ کامیاب ہیں۔ [4]

اس آیت میں بھی عقائد پر کامیابی کا اعلان ہے۔

دورانِ جنگ ایک صحابی کو تیر لگتا ہے جسم سے روح پرواز کر رہی ہے زبا ن سے یہ الفاظ جاری ہیں کہ فزت برب الکعبہ رب کعبہ کی قسم میں کامیاب ہو گیا۔ تیر مارنے والا حیرانی سے پوچھتا ہے، یہ کیسی کامیابی ہے میری سمجھ میں نہیں آیا۔ تو حقیقی کامیابی تو اس میں ہے کہ جس مقصد کے لیے اس دنیا میں آیا تھا، یعنی اللہ کی رضا اور خوشنودی حاصل کرنے کے لیے پیدا کیا گیا تھا، سو وہ ہو گیا اللہ کے دین کی سر بلندی میں جان دے دی۔

یہاں تو کوئی مکان اور عہدہ ڈگری وغیرہ نہیں ہیں صحا بیِ رسول ربِّ کعبہ کی قسم اٹھا کر فرمارہے ہیں آخر کیا بات تھی یہی تو سچی بات ہے جو اللہ کے رسول پیغامِ الٰہی لے کر آئے تھے اور انسانیت کو سمجھا رہے تھے۔

جس کامیابی کے بارے میں قرآن عزیز میں اللہ رب العزت فرماتے ہیں وہ ایسی کامیابی ہے جس کے بعد کسی قسم کی کوئی ناکامی نہیں ہمیشہ اور دائمی کامیابی کا وعدہ ہے ایمان اور اعمالِ صالح کرنے والے کے ساتھ۔

والعصر ○ ان الانسان لفی خسر ○ الالذین اٰمنو وعمل الصّٰلحٰت وتواصوابالحق و تواصو با لصبر○[5]

زمانے کی قسم۔انسان دراصل بڑے گھاٹے میں ہے۔سوائے ان لوگوں کے۔جو ایمان لائیں اور نیک اعمال کریں۔ اور ایک دوسرے کو حق بات کی نصیحت کریں او ر ایک دوسرے کو صبر کی نصیحت کریں۔ (سورت العصر ترجمہ مفتی محمد تقی عثمانی)

یہاں بھی قرآن عزیز میں شرط کامیابی اور کامرانی صرف اور صرف ایمان اور اعمالِ صالح رکھی ہے نہ زیادہ مال اکٹھا کرنے کی شرط ہے، نہ اسباب کی شرط ہے اور نہ ہی مکان گاڑی اور بڑے عہدے کی شرط ہے۔ یہ وعدہ بھی دنیاوی حکمرانوں کا نہیں کہ کچھ ہی عرصے کے بعد مکر جائیں گے یہ ایسے حاکم منصف کا وعدہ ہے جسے کسی سے نہ کوئی لالچ ہے اور نہ کوئی طمع اور نہ کوئی ڈر یا خوف ہے۔ اس بے نیاز کا وعدہ ہے جس کے سامنے تمام طاقتیں اور قوتیں ہیچ ہیں دنیا میں چین راحت اور آرام وسکون کی زندگی دیں گے اور مرنے کے بعد ایسا مقام جسے کسی نے نہ دیکھا اور نہ کسی نے سوچا ہوگا۔

اب اس دائمی اور ہمیشہ کی کامیابی کو حاصل کرنے کے لیے صرف بولنے، لکھنے اور پڑھنے تک محدود نہیں رکھنا بل کہ عملی جامہ پہنانا ہے۔

کتابوں سے نکال کر نفوس میں لانا ہے۔ لکھنے والا، پڑھنے والا اور سننے والا اپنے ظاہر اور باطن پر نظر ڈالے کہ میں کہاں تک عمل کر رہا ہوں اور میرے اندر کتنی کمیاں ہیں۔ کیا کتاب و سنت کی کہی ہوئی بات میرے عمل میں ہے اور کتنے فی صد ہے یا صرف علم میں ہے اور جانتا ہوں صرف علم اور جاننے سے کام نہیں بنے گا بل کہ جتنا عمل میں ہے اس کا اجر اور بدلہ ملے گا ورنہ توتے کی رٹ ہے۔

یہی انبیاء کی محنت کا مقصد تھا کہ ساری انسانیت سو فی صد عمل پہ آجائے تاکہ کسی کو پچھتانا نہ پڑے اور ہمیشہ کے لیے کامیاب ہو جائے۔

حوالہ جات:


1. سورۃ الِ عمران آیت 185۔
2. سورۃ آلِ عمران، آیت85۔
3. سورۃ احزاب، آیت71۔
4. سورۃ البقرۃ، آیت5۔
5. سورۃ العصر۔